بسم اللہ الرحمن الرحیم

آس کا چراغ جلائے رکھنا

مدیر کے قلم سے

کسی حادثہ کا غم دے جانا اور چیز ہے اور مایوس ہو جانا دوسری چیز، غمگین ہونے اور مایوس ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے، مایوسی کفر ہے اور ناسازگار سے ناسازگار حالات میں بھی آس کی لو جلائے رکھنا مومن کی شان ہی نہیں اس کا جزو ایمان بھی ہے لیکن غمگین ہونا انسان کی فطرت اور حدود کے اندر رہتے ہوئے اظہار غم کی شرعاً اجازت ہے، دل حساس کے ساز کو معمولی سی حرکت ہو تو اس سے نغمے پھوٹنے لگتے ہیں......

کبھی کسی نے ترچھی نگاہ سے دیکھا، کسی نے جھڑکا، کسی نے جھٹکا، کوئی بے محابا لپکا، کسی نے نظر انداز کیا، کسی نے تغافل برتا اور دل ہے کہ اداس ہو گیا، چھوٹے سے چھوٹے دل میں تمناؤں اور آرزوؤں کی کائنات پر دھوپ چھاؤں کا ایک عجیب سماں چھایا رہتا ہے، کبھی ہر سمت چلنے والی ہواؤں کی آزادی دل کو بھا جاتی ہے اور کبھی برگ آوارہ کی پھبن آرزو کو لبھا جاتی ہے، صحراؤں کی لامحدود وسعتوں نے کبھی رشک تمنا کی صورت اختیار کی تو کبھی پروانے کی فریفتگی کی ہوا رہوار خیال کے لیے نقش پا بن جاتی ہے، چاک گریباں دیوانوں کی قلندری کی طرح کسی پہر فرزانوں کی سکندری نہاں خانۂ دل میں سما جاتی ہے، جلوتوں میں کبھی تنہائی کے لیے دل ترستا ہے اور کبھی اس بھری پری دنیا میں تنہائی کا سانپ زندگی کو ڈستا ہے، بارہا جہاں بانی کے لیے آرزوئیں مچلتی ہیں اور کچھ موسموں میں کار جہاں بینی جگر کو لہولہو کرتا ہے، سمندر کی اٹھکیلیاں کرتی ہوئی موجوں کی روشنی کسی وقت طبیعت کو پسند آتی ہے اور کبھی شب کے جھل ملاتے تارے، دیکھ کر آنکھیں مرجھا جاتی ہیں، چشم کرم ہو یا نگاہِ ستم، دل کو گھائل کرنے والے تیر اور دامن قلب جذب کرنے والی رنگینیاں ہزاروں ہیں۔

کتنے نغمے ہیں کہ پردوں میں چھپا رکھے ہیں — کوئی چھیڑے تو یہ سازِ دل ناساز کبھی

یہ ہیں تو شاعرانہ استعارے لیکن ان میں زندگی کی حقیقتوں کی بڑی صحیح ترجمانی کی گئی ہے اور یہاں اس مقصد کو واضح کرنے کے لیے یہ ذکر کیے گئے کہ آپ گرد و پیش کے حالات سے غمگین ضرور ہوں، لیکن مایوس نہ ہوں کہ غم احساس کی علامت ہے جبکہ بے حسی فرد اور قوم دونوں کے لیے ایک روگ ہے، فرد کی بے حسی ابتدائے زوال اور قوم کی بے

حسیٰ اجتماعی زوال کی علامت ہوتی ہے' اقبال نے کہا تھا۔

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے قبا چاہئے اس کو خونِ عرب سے

خیابانی لالہ کا انتظار کب کا ختم ہو چکا ہے' لیکن عالمِ اسلام کے اجتماعی ضمیر پر بے حسی کی دھند برابر چھائی ہوئی ہے' عرب کے ریگزار ہوں یا عجم کے مرغزار' تصوف کا کوئی رومی ہو' عمرانیات کا کوئی فارابی' طب کا کوئی ابنِ سینا' ریاضی کا کوئی عمر خیام' کیمیا کا کوئی جابر بن حیان' فلسفہ کا کوئی ابنِ رشدؒ فلکیات کا کوئی فرغانی' اندلس کا کوئی طارق بن زیاد' سندھ کا کوئی محمد بن قاسمؒ' میسور کا کوئی ٹیپو سلطان' طرابلس کا کوئی سنوسی' کوہ قاف کا کوئی امام شامل' عموریہ کا کوئی معتصم عرصہ سے نظر نہیں آ رہا......

ایسے میں اگر نوحہ لکھا جائے' اگر مرثیہ کہا جائے' اظہارِ غم کیا جائے' بے ہوشوں کو جگایا جائے' جاگے ہوؤں کو دوڑایا جائے' درد کا دیا جلایا جائے' احساس کی متاع لٹائی جائے تو اسے بھی ایک کام اور ایک فریضے کا اتمام کہا جا سکتا ہے۔ تاہم مایوس نہ ہوا جائے کہ عالم اسلام کے انتشار اور مسلمانوں کے اس دور کا زوال وہ ناگزیر حقیقت ہے جس کی پیشین گوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''جب ایک بار میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی'' ......(سنن ترمذی' کتاب الفتن' حدیث ۲۲۰۲)......فتنوں کے متعلق سب سے زیادہ علم حضرات صحابہ میں حضرت حذیفہؓ کو تھا' انہیں حضور ﷺ کے راز دان کا لقب و رتبہ حاصل تھا' حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے فتنوں کے متعلق پوچھا تو طرح دے گئے' کہنے لگے'' آپ کا ان فتنوں سے کیا واسطہ' آپ کے اور ان کے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے'' پوچھا'' وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟'' کہا'' توڑا جائے گا'' فرمانے لگے'' پھر تو کبھی بند نہ ہو سکے گا'' ......حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت کے بعد آپس کی خانہ جنگی اور قتال کا وہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور جاری رہے گا......اس لیے حکم تو یہی ہے کہ متفق رہا جائے اور اتحاد کے لیے کوششیں کی جائے کہ اتفاق برکت اور نزاع نحوست کا ذریعہ ہے' اجتماع پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور انتشار سے اللہ کی نصرت اٹھتی ہے' اتحاد کے لیے کی گئی کوششیں بار آور بھی ہوتی ہیں اور کوشش کرنے والوں کو ان کی مساعی کا دنیوی و اخروی ثمرہ بھی ملتا ہے لیکن اگر کسی کی تمنا ہے......اور یہ بہت عمدہ تمنا ہے......کہ پوری امت مسلمہ سدا ایک جاں دو قالب ہو جائے تو یہ تمنا کبھی بر نہیں آئے گی......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے اتحاد کے لیے دعا کی تھی' دعا بھی کس ہستی کی؟ محبوب کبریا کی اور اوپر سے اطلاع آ گئی تھی کہ یہ دعا شرف قبول حاصل نہ کر سکی' لہٰذا یہ چمن ان گنت بلبلوں کے شور میں یوں ہی رہا ہے اور رہے گا۔

آپس کی خانہ جنگی سے ہٹ کر اغیار سے معرکوں کا محاذ بھی قیامت تک گرم رہے گا' اس محاذ پر کبھی فتوحات کا

موسم رہے گا اور کبھی ہزیمت وشکست کا سامنا کرنا ہوگا' احادیث نبویہ کی روشنی میں تاریخ وواقعات کا مطالعہ کیا جائے تو آج کوئی ایسا اچنبھا معلوم نہیں ہوتا' اس سے بڑھ کر ایسے تو ابھی پیش آنے والے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا " قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ (شام کے علاقے) دابق میں رومیوں (عیسائیوں) کا لشکر پڑاؤ ڈالے گا' مسلمان مقابلے کے لیے نکلیں گے' یہ روئے زمین کے اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے' جنگ کے لیے صف بندی ہوگی' عیسائی کہیں گے' جن مسلمانوں نے ہمارے افراد گرفتار کیے ہیں' ہمیں ان سے غرض ہے' ہم عام مسلمانوں سے جنگ نہیں چاہتے' مسلمان کہیں گے بخدا! ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہیں چھوڑیں گے' جنگ ہوگی' مسلمانوں کی ایک تہائی شکست کھا کر بھاگ جائے گی (یہ نافرمانوں کا گروہ ہوگا) ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے اور یہ بہترین شہداء ہوں گے اور باقی بچے ہوئے ایک تہائی مسلمانوں کو بالآخر فتح حاصل ہوگی"۔ (صحیح مسلم: کتاب الفتن' حدیث نمبر: ۲۹۸۷)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میراث تقسیم ہو سکے گی نہ غنیمت پا کر خوشی محسوس ہوگی' پھر اس کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ دشمن کی فوجیں اہل شام سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گی' مسلمان بھی مقابلہ کے لیے آئیں گے اور موت کے لیے تیار ایک (فدائی) دستہ مقابلہ کے لیے جائے گا' وہ شہید ہو جائے گا' دوسرا دستہ جائے گا' وہ بھی شہید ہو جائے گا' تیسرے دن تیسرا دستہ جائے گا' وہ بھی شہید ہو جائے گا' چوتھے دن بچے کچھے مسلمان کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کفار پر شکست مسلط کر دے گا اور ایسا گھمسان کا رن پڑے گا کہ اس طرح قتلِ عام اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا' لاشیں اس قدر وسیع پیمانے پر بکھری ہوں گی کہ ایک پرندہ ان پر سے اڑے گا تو انہیں عبور کرنے سے پہلے پہلے گر کر مر جائے گا' ایک باپ کی اگر سو اولاد ہے تو ان میں صرف ایک بچے گا یعنی ننانوے فیصد مسلمان شہید ہو جائیں گے' اب فتح کے بعد جو غنیمت ملے گی' اس سے کیا خوشی ہوگی؟ اور کس کس کی میراث تقسیم کی جا سکے گی؟...... (صحیح مسلم: کتاب الفتن' حدیث نمبر: ۲۸۹۹)......

اس لیے ابھی تو مسلمانوں کو خون ریز معرکے لڑنا ہیں' امام مہدی نے آنا ہے' یاجوج ماجوج نے نکلنا ہے' کائنات کے سب سے بڑے فتنے دجال کا ظہور ہونا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا مرحلہ باقی ہے' غم وخوشی کی یہ سب باتیں' یہ سب علامتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پیشگی بتا چکے ہیں' اس لیے مایوس ہونے کی بات نہیں' سمجھنا چاہیے کہ بس کچھ عرصہ کے لیے اندھیروں کا راج ہے اور اجالا ہونے کو ہے' فتنوں کی شام ہے اور سحر ہونے کو ہے۔

طولانی شبِ غم سے تو گھبرا نہ اے جگر ... ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو